بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۲۷ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش	۲۱ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ	۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۷۷

Gurdaspur.

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج شام کو حرارت زیادہ ہو گئی عام طبیعت بھی دن میں خراب رہی۔ نیز پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ میں سارا دن تیز درد ہوتی رہی گھٹنے کی حالت بھی ابھی بدستور ہے۔ گذشتہ رات دل کے ضعف کی تکلیف بھی ہو گئی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت اور توانائی کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

- حضرت اُمّ المومنین اطال اللہ تعالیٰ بقاءھا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

- محلہ دار الیسر کے احباب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے روزہ رکھا۔ اور اجتماعی دعا کی۔ نیز ایک بکرا صدقہ بھی دیا۔

- آج بعد نماز فجر مسجد مبارک البرکات شرقی میں ڈاکٹر محمد طفیل صاحب نے مغربی افریقہ جانے والے مجاہدین اسلام کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

خدا تعالیٰ نے "وقت کی پکار" سن لی

حضرت عمر فاروقؓ ثانی موجود ہیں

(از ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے ؎

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں | ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

اس میں آپ نے نہایت مختصر الفاظ میں مگر نہایت جامع رنگ میں یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے میری صداقت اور تائید میں آسمان سے نشان پر نشان نازل کر رہا ہے اور دوسری طرف زمین پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ یہ وقت ایک مصلح اور مامور کی بعثت کا ہی کیونکہ نہ صرف باقی دنیا کی حالت بگڑ چکی ہے۔ بلکہ اسلام کے پیرو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کہلانے والے بھی روحانی اصلاح کے از حد محتاج ہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت زبان حال سے نہایت وضاحت کے ساتھ ہر طرف سے ظاہر ہو رہی ہے۔ لیکن زبانِ قال سے بھی اس کا اعلان بڑے زور کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ ۲۳ نومبر کے اخبار "زمزم" میں "وقت کی پکار" کے عنوان سے جس کی تشریح یہ کی گئی ہے۔ کہ "اس کفر زار ہندوستان میں ایک عمر ابن خطابؓ کی ضرورت ہے" بالفاظ دیگر ایک نظم شائع کی گئی ہے۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں۔ پہلا شعر ہے ؎

بگڑ چکا ہے مسلماں کا نظم و نسق تمام | اب ہر طرف سے ہے نرغے میں ملتِ اسلام

اور اس کی تفصیل میں کہا گیا ہے ؎

ہوئی ہے رندی و مستی میں قوم اب مشغول | کہیں ہے بزم طرب اور کہیں ہے گردشِ جام

ہے روز و شب اسے مکر و فریب سے مطلب | کیا ہے اس نے زمانے میں دینِ حق بدنام

دغا و مکر کو اپنا بنا لیا ہے شعار | بچھا ہوا ہے ہر اک سمت اک فریب کا دام

جو قوم مذہب و مشرب کو چھوڑ دیتی ہے | تو ایسی قوم کا ہوتا ہے پھر فنا انجام

اس طرح فنا کے کنارے پر پہنچی ہوئی مسلمان قوم کا ذکر کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے التجا کی گئی ہے۔ کہ ؎

الٰہی بھیج دے فاروق کو جہاں میں پھر | کہ مٹ رہی ہے زمانے سے شوکتِ اسلام

وہ آئیں اور کریں دینِ حق کی پھر تجدید | بنائیں آ کے زمانے میں صرف ایک نظام

ان اشعار سے جہاں مسلمانوں کی حالتِ زار ظاہر ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان اپنے آپ کو ایک بہت بڑے مصلح کے محتاج سمجھتے۔ اور اس کی بعثت کے لئے خدا تعالیٰ سے التجائیں کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ ان حالات میں یہ بات نظر انداز کر رہے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ ابن خطاب اس نور کی ایک شمع تھے۔ جو خدا تعالیٰ نے دنیا کو ظلمت و تاریکی سے نکالنے کے لئے سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود با جود میں نازل فرمایا تھا۔ اب بھی جب تک خدا تعالیٰ کا کوئی ایسا مامور و مرسل مبعوث نہ ہو۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے یہ اعلان کرے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است | خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش | در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم | یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیؐ است | ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

اور جو عاشقانہ رنگ میں یہ ترانہ گائے کہ ؎

اس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں | وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ | باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا | وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

اس وقت تک عمر فاروقؓ کہاں سے آئیں؟ مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور اضطراب اور بے تابی سے پکارنے والوں کو مژدہ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی اصلاح اور اسلام کی ترقی کے لئے آپکی غلامی میں اس موعود کو عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ جسے قبول کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مثیل ہونے کی بشارت دی تھی۔ اور جس کی بعثت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ ٹھہرایا تھا یعنی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ اور آج آپ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

مغربی افریقہ کے ۲۶ علاقوں کے امیر التبلیغ اور رئیس التبلیغ اور مجاہدین کے اعزاز میں دعوت

مجاہدین کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر عظیم الشان اجتماع

مجاہدین کی مخلصانہ دعاؤں اور اللہ اکبر کے نعروں میں روانگی

قادیان ۲۷ نومبر آج صبح ۹ بجے جامعہ احمدیہ واقعہ محلہ دارالانوار میں مغربی افریقہ میں بطور مجاہدین اسلام تشریف لے جانے والے (۱) مکرم جناب مولوی نذیر احمد صاحب (۲) مکرم قریشی محمد افضل صاحب مولوی فاضل (۳) مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی مولوی فاضل اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں تمام مردانہ تعلیمی اداروں نے مجموعی طور پر شاندار دعوت چائے دی - جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا - ناشتہ کے بعد جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی - جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مختصر الفاظ میں بیان کیا - کہ ان مجاہدین کی فوری روانگی کی وجہ سے سب تعلیمی اداروں نے یکجائی طور پر اس اعزازی دعوت کا انتظام کیا ہے اور اسی وجہ سے حسب معمول تحریری ایڈریس دینے کی بجائے زبانی محبت اور خوشی کے جذبات کا اظہار کیا جائیگا۔

اس کے بعد جناب سید سمیع اللہ صاحب بی - اے نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل نے مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے - بشارت احمد صاحب نے دارالواقفین کی طرف سے - چودہری محمد علی صاحب ایم - اے نے تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے - اور مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم - اے نے جامعہ احمدیہ کی طرف سے - مختصر تقریروں میں ان مجاہدین کی خوش نصیبی پر اظہار مسرت کیا - اور ان کی کامیابی اور خیر و عافیت سے واپسی کے لئے دعائیں کیں - اسی دوران میں جناب مولوی عبدالمغنی صاحب نے بیان فرمایا - کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی نذیر احمد صاحب کو مغربی افریقہ کے ۲۶ ممالک کے امیر التبلیغ کے عہدہ پر سرفراز فرمایا ہے - اب وہ ان علاقوں میں تبلیغ کرنے والوں کی نگرانی کرینگے - اور ان کو ضروری ہدایات اور امداد دیا کرینگے - نیز اعلان فرمایا - کہ ... ان کا نام مولوی نذیر احمد علی صاحب ہوگا -

اسکے بعد مجاہدین میں سے پہلے مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب نے اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا - آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور اسلام کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں - موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے - ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے - تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے - جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے - احمدی نوجوانوں کا فرض ہے - کہ اس تک پہنچیں - اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہوگا - پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا - کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں - کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں - اسے وہ پورا کریں -

دوسرے اصحاب نے بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست کی - آخر میں جناب صدر صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کیلئے اور مبلغین کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک کی - دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی -

پونے تین بجے شام کی گاڑی سے ہمارے چاروں مجاہد بھائی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے - روانگی سے کچھ دیر قبل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اپنے ان خدام کو الوداعی شرف ملاقات بخشا - مصافحہ فرمایا - اور دعا بھی فرمائی -

سٹیشن پر جوق در جوق لوگ جن میں مقامی بزرگان اور انصار کے علاوہ طلباء مدارس و کالجوں کے طلباء بھی تھے - کثرت سے جمع ہو گئے - اور بر رعایت وقت جس قدر مصافحہ کر سکتے تھے - انہوں نے مصافحہ کیا - بعض اصحاب نے پھولوں کے ہار ڈالے - حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی - اور یہ مجاہد بھائی احباب جماعت کے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان روانہ ہو گئے - پروگرام یہ ہے کہ یہ چاروں مجاہد بمبئی تشریف لے جائینگے - مولوی نذیر احمد صاحب وہاں دوسرے مبلغین کی روانگی کے بعد ٹرین کے ذریعہ خود کراچی جائینگے - اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز معہ اہلیہ و بچہ عازم مغربی افریقہ ہونگے -

اب مجاہدین کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے - اور اپنے مقصد عظیم یعنی اعلائے کلمۃ اللہ و الاسلام میں کامیاب و کامران ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں -

راہ خدا میں بے دریغ اپنے اموال خرچ کرو

بارہویں سال کے جہاد میں حصہ لینے والو! اپنے امام کا ارشاد خطبہ میں پڑھ کر ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو - اور اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرو - اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے صدیوں کے بعد یہ موقعہ عطا فرمایا ہے - پھر خدا جانے یہ دن کب آئیں - کم سے کم بارھویں سال میں آپ نے گیارھویں سال کی ادا کردہ رقم پر اضافہ کرنا ہے - وہ جنہوں نے ابھی تحریک جدید کے جہاد میں حصہ نہیں لیا - مگر وہ اپنے لئے کسی نہ کسی رنگ میں آمد پیدا کر رہے ہیں - ان کے مالوں میں خدا تعالیٰ کا حصہ بھی ہے - وہ بھی اپنے امام کے ارشاد پر آگے بڑھیں - اور حضور کا خطبہ جو عنقریب پیش کیا جانے والا ہے - اس پر نہایت خوشی اور قلبی راحت سے لبیک کہیں - اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ احمدیت کا زریں موقعہ

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

جس طرح دور اول میں ترقی اسلام کے لئے مسلمان خواتین کی جانی و مالی قربانیوں کی ضرورت تھی - بعینہٖ اسی طرح دور ثانی میں ترقی احمدیت کے لئے احمدی خواتین کی جانی و مالی قربانیوں کی از حد ضرورت ہے - یہ حقیقت ہے - کہ قومی و مذہبی ترقی مردوں اور عورتوں کی اپنے اپنے حلقہ میں کوششوں سے حاصل ہوا کرتی ہے - اور موجودہ دور میں تو خاص طور پر عورتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے - اس لئے احمدی خواتین کو چاہئے - کہ وہ فاستبقوا الخیرات کے ماتحت دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اشاعت اسلام و ترقی احمدیت کے لئے ہر ممکن قربانی کریں - خواہ وہ جانی ہو یا مالی - الغرض احمدی خواتین کو چاہئے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کے منشاء مبارک کے ماتحت ہر ممکن طریق سے ترقی احمدیت میں کوشاں رہیں اور "فریضہ تبلیغ" ادا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل طریق اختیار کریں -

اوّل - جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی غیر احمدی بہنوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں - تا وہ تعلیم احمدیت سے بخوبی آگاہ ہو سکیں -

دوئم - فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے ہر خاتون کو ضرور کچھ نہ کچھ چندہ لجنہ مرکزیہ کے دفتر میں دینا چاہئے - جس سے تبلیغی لٹریچر جلسہ سالانہ کے دنوں میں تقسیم کیا جا سکے -

سوئم - تمام لجنات اماء اللہ کو چاہئے - کہ وہ جلد سے جلد تبلیغی سلسلہ کی ترقی و اشاعت کے لئے مالی قربانی کریں - تا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک مفید ٹریکٹ جو تعلیم احمدیت پر مبنی ہوگا شائع کیا جا سکے اور بہنیں اسے لے جا کر اپنے اپنے ہاں غیر احمدی اور دوسری عورتوں میں تقسیم کر کے فریضہ تبلیغ سرانجام دے سکیں -

سیکرٹری تبلیغ امۃ اللہ خورشید قادیان

بقیہ صفحہ اول

کی قائم کی ہوئی جماعت کا رہبر اور راہنما وہ مبارک انسان ہے - جسے خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں فضل عمر قرار دیا اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اسی طرح خلافت ثانیہ کے اعزاز سے مشرف ہے - جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف ہوئے تھے - اور خدا تعالیٰ آپ کے ذریعہ اسلام کی صداقت کے عظیم الشان نشانات دکھا رہا - اور آپ کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کو غیر معمولی قبولیت عطا کر رہا ہے -

پس جبکہ یہ تسلیم کیا جا رہا ہے - کہ اب "وقت کی پکار" یہ ہے کہ "اس کفرزار ہندوستان میں ایک عمرؓ ابن خطاب کی ضرورت ہے" - اور یہ بالکل سچی اور حقیقی پکار ہے - تو چاہئے - کہ خدا تعالیٰ نے اس وقت جس مقدس وجود کے سپرد عمر فاروقؓ کا کام کر رکھا ہے - اس کے دامن سے وابستگی اختیار کی جائے - اور اس کے جاں نثاروں میں شامل ہو کر دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ یاد رہے - آپکے سوا اب کوئی اور عمر فاروقؓ پیدا نہیں ہوگا - خواہ اس کے لئے لوگ کتنے ہی چیختے چلاتے رہیں - انہیں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی پیش کردہ موضوع روایت کی حقیقت

(۱)

(از ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر گجرات)

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے ایک طویل مضمون اخبار "پیغام صلح" میں بعنوان مولوی محمد علی صاحب کا مقام احادیث خیر الانام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور ارشادات کی روشنی میں ۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء کے پرچہ سے شروع کر رکھا ہے یہ مضمون کیا ہے سراسر بے معنی مضحکہ خیز اور بیہودہ، تاویلات کا مجموعہ اور خیانتوں اور تحریفوں کا پلندہ۔ مصری صاحب نے مضمون کی پہلی قسط کو تین مزعومہ "احادیث نبوی" سے مزین کر کے ان سے اپنے باطل خیالات کی تائید نکالنی چاہی ہے۔ انہوں نے پہلی قابل اعتراض حرکت تو یہ کی ہے۔ کہ تینوں محولہ حدیثوں میں سے کسی ایک کے بھی اصل الفاظ نقل نہیں کئے۔ بلکہ حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۲ و صفحہ ۳۴۳ کا حوالہ دے کر پھر حجج الکرامہ کی فارسی عبارت بھی نقل نہیں کی، بلکہ ان کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج کر کے اپنی تاویلات رکیکہ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ گویا مصری صاحب کو اتنی جرأت بھی نہیں ہوئی کہ حجج الکرامہ کے ہی اصل الفاظ نقل کر دیتے

اصل عبارت کیوں نقل نہیں کی؟

مصری صاحب کا اصل عبارت نقل نہ کرنا قلت گنجائش کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ ان کا یہ مضمون غیر معقول طور پر بے حد طول طویل ہے اور پیغام صلح کی کئی اشاعتوں پر مشتمل یہاں تک کہ اس ناقابل برداشت اطناب کا شکوہ ہم نے بعض سرکردہ اہل پیغام کی زبانی بھی سنا ہے۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی مدنظر رکھنے کے لائق ہے کہ یہی تین احادیث مصری صاحب کے سارے مضمون کے لئے بنیادی پتھر کے طور پر ہیں۔ اور انہی کی تاویل اور تحریف میں انہوں نے پیغام صلح کے کالم کے کالم سیاہ کر ڈالے ہیں۔ پھر یہ کیونکر ممکن تھا۔ کہ اگر حجج الکرامہ کی عبارت اپنی اصلی شکل میں ان کے مفید مطلب ہوتی۔ تو وہ اسے نقل نہ کرتے۔ خصوصاً جبکہ اس مضمون میں انہوں نے بعض نہایت طویل طویل عبارتیں نقل بھی کی ہیں۔ پس یہ حقیقت ہے۔ کہ اس مضمون میں حدیث کی اصل عبارت دیدہ دانستہ نقل نہیں کی گئی۔ اور اپنے ادعا کے نہ مصر سمجھ کر نقل نہیں کی گئی۔

انتہائی چالاکی

مصری صاحب نے سوچا کہ اگر میں نے حجج الکرامہ کی اصل عبارت نقل کر دی۔ تو اس کے پیش نظر جو غلط استنباط میں اس سے کرنا چاہتا ہوں وہ نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے انہوں نے بجائے حجج الکرامہ کی عبارت یا اس کا ترجمہ درج کرنے کے نہایت چالاکی سے یہ لکھ دیا۔ کہ "دوسری اور تیسری حدیث کا مضمون یہ ہے۔" اور یہ کہہ کر حجج الکرامہ کی عبارت کا ایک خود ساختہ اور گمراہ کن مفید مطلب خلاصہ درج کر کے اپنی تاویلات کی عمارت اس پر استوار کرنی شروع کر دی۔ کیا یہ امر حد درجہ تعجب خیز نہیں ہے۔ کہ مصری صاحب کے مضمون کا عنوان تو یہ ہے کہ "مولوی محمد علی صاحب کا مقام احادیث خیر الانام کی روشنی میں"، مگر سارے مضمون میں انہوں نے ایک حدیث بھی اپنے اصل الفاظ میں پیش نہیں کی۔

اس مضمون کے سلسلہ میں مصری صاحب کی خیانتوں اور تحریفوں کو قبل ازیں جناب مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل اور جناب مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل اپنے مضامین میں بے نقاب کر چکے ہیں۔ بلکہ بار بار انعامی چیلنج بھی دے چکے ہیں۔ لہٰذا جو کچھ اس ضمن میں کہا جا چکا ہے اس کے تکرار کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس مضمون میں صرف مصری صاحب کی پیش کردہ دوسری حدیث پر بحث کرنا مقصود ہے۔

دوسری اور تیسری حدیث کا مضمون مصری صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"مہدی اپنی طبعی موت سے فوت ہوگا۔ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔ اس کے بعد لوگ اسکے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو اپنا والی بنائیں گے اس میں خیر اور شر دونوں ہونگے۔ لیکن اس کا شر خیر سے زیادہ ہوگا۔ وہ لوگوں پر خشمگین رہے گا۔ بعد اسکے کہ لوگ ایک جماعت کی شکل میں ہونگے وہ انہیں افتراق کیطرف لے جائیگا۔ اس کے خلاف ایک شخص خروج کریگا۔ جس کا لقب منصور ہوگا۔ اور وہ پہلے خلیفہ کی سیرت پر ہوگا۔" (پیغام صلح ۱۹ ستمبر صفحہ ۶ کالم ۲)

یہ ہے اصل عبارت مصری صاحب کی جس پر ان کے سارے مضمون کی بنیاد ہے۔ اس میں خط کشیدہ حصہ تو حجج الکرامہ کی کسی مندرجہ حدیث کا نہیں ہے۔ بلکہ مصری صاحب کی خیانت کا نتیجہ ہے۔ اور اس کے متعلق مولوی نور الحق صاحب اور مولوی ظفر محمد صاحب کا ناقابل تردید چیلنج مصری صاحب کو خاموش کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اس عبارت کا باقی حصہ جو مصری صاحب کے نزدیک "دوسری حدیث" کا مضمون ہے۔ اس میں بھی انہوں نے افسوسناک خیانتوں سے کام لیا ہے۔

حجج الکرامہ کی اصل عبارت

مصری صاحب کی خیانت ثابت کرنے کے لئے حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۲ کی اصل عبارت درج ذیل کی جاتی ہے۔

"واز کعب مروی است کہ مہدی بمیرد۔ و مردم بعد از دے مردے را از اہل بیت او والی کنند در دے خیر و شر ہر دو باشد و شر او بیشتر از خیر اوست بخشم گیرد۔ بر مردم و بخواند ایشاں را بسوئے فرقت بعد جماعت۔ بقاء او قلیل است بجوشد بوے مردے از اہل بیت او و بکشد او را اخرجہ نعیم بن حماد۔"

یعنی کعب سے مروی ہے کہ مہدی فوت ہو جائیگا۔ اور لوگ اس کے مرنے کے بعد اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص کو والی بنائینگے۔ اس میں خیر اور شر دونوں ہونگے۔ اور اس کا شر اس کے خیر سے زیادہ ہوگا۔ وہ لوگوں پر غضبناک ہوگا اور جماعت کے بعد وہ جدائی کیطرف لوگوں کو بلائے گا۔ وہ تھوڑا عرصہ زندہ رہیگا اور اسکے اہلبیت میں سے ہی ایک شخص اسکے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ اور اسے قتل کر دے گا۔ یہ روایت نعیم بن حماد نے درج کی ہے۔"

اب حجج الکرامہ کی اصل عبارت کا مصری صاحب کی درج کردہ عبارت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ انہوں نے اس عبارت کے درج کرنے میں سب سے بڑی خیانت یہ کی ہے۔ کہ حجج الکرامہ کی عبارت کے الفاظ "بقاء او قلیل است بجوشد بوے مردے از اہلبیت او و بکشد او را" کو حذف کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے غلط استدلال کے سارے تار و پود کو بکھیرنے والے تھے۔

اگر مصری صاحب یہ الفاظ بھی اپنے مضمون میں درج کر دیتے تو بیوقوف سے بیوقوف پیغامی بھی پکار اٹھتا۔ کہ مصری صاحب کی پیش کردہ جعلی روایت کا اطلاق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ خلیفہ ہونے کے بعد تھوڑا عرصہ زندہ نہیں رہے۔ بلکہ اس جعلی روایت کے بالکل برعکس اللہ تعالیٰ نے حضور کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ماموریت کے برابر عرصہ عطا فرمایا۔

کیا یہی طریق تحقیق ہے؟

مصری صاحب کے سارے استدلال کی بنیاد حدیث پر ہے۔ لیکن انہوں نے سارے مضمون میں حدیث کے عربی الفاظ نقل نہیں کئے۔ بلکہ ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیا۔ جو اصل حدیث کی کتاب نہیں۔ اور نہ اس میں محولہ حدیث کے اصل عربی الفاظ درج ہیں۔ بلکہ مصنف حجج الکرامہ نے کسی اور حدیث کی کتاب کا حوالہ دے کر اصل روایت کا مطلب فارسی زبان میں بیان کیا ہے پھر مصری صاحب حجج الکرامہ کی فارسی عبارت بھی نقل نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا بھی خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ اور اس خلاصہ میں بھی جو الفاظ ان کے مقصود باطل کے خلاف تھے ان کو حذف کر دیتے ہیں۔

"کوشش کرونگا"

جب مصری صاحب سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ آپ اصل حدیث مع سند پیش کریں۔ تو عجب شان بے نیازی سے فرماتے ہیں۔ "اصل بات یہ ہے کہ حدیث موجود ہے۔ یہ لوگ محض مغالطہ دہی کے لئے ایک غیر معقول بہانے کی پناہ لے رہے ہیں۔ اگر یہ علان کر دینگے۔ کہ نہیں اصل کتابوں میں حوالہ نہیں تھا۔ تو انشاء اللہ میں وہ بھی نکالکر دکھانے کی کوشش کرونگا۔"

(پیغام صلح ۲ اکتوبر)

یہ "کوشش کرونگا" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ اگر ان کو اس فقرہ کے ابتدائی الفاظ کہ "اصل بات یہ ہے کہ حدیث موجود ہے" کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو مصری صاحب کا احساس بے مائیگی بالکل نمایاں ہو جاتا ہے۔ بھلا اگر "حدیث موجود ہے" تو پھر آپ یہ کیوں فرماتے ہیں کہ دکھانے کی "کوشش کرونگا" یہ کیوں ارشاد نہیں ہوتا کہ دکھا دونگا۔ لیکن دراصل ایسی کوئی حدیث ہے ہی نہیں۔ جسکو مصری صاحب "تیسری حدیث" کہتے ہیں۔ اس لئے مصری صاحب اسے دکھانے کا حتمی وعدہ نہیں کرتے۔ بلکہ "کوشش کرنے کا" کہتے ہیں۔ کیا مصری صاحب کا یہی "طریق تحقیق ہے" جس پر انہیں ناز ہے ہے

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

مغالطہ دہی کا الٹا الزام

ان حالات میں مصری صاحب کو ہم پر مغالطہ دہی کا الزام لگاتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی۔ کیونکہ اس قول کے حدیث نبوی ہونے کے مدعی وہ تھے۔ اور بار ثبوت بھی بہر حال ان پر تھا۔ پس جب تک وہ اصل حدیث اصل کتاب میں سے مع اسناد نہ دکھا دیتے۔ اس وقت تک ہم سے کسی جواب کی انہیں توقع نہیں رکھنی چاہئے تھی۔ مگر ہم نے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے اصل حدیث کا مطالبہ کیا جس سے وہ اب تک عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔ اور نہ قیامت تک عہدہ برآ ہو سکیں گے۔

مصری صاحب کی پیشکردہ "دوسری حدیث"

اب ہم مصری صاحب کی پیشکردہ اس روایت کو لیتے ہیں جس میں مہدی کے بعد اس کے اہل بیت میں سے ایک والی کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان صاحب نے یہ روایت نعیم بن حماد کے حوالہ سے درج کی ہے۔ مگر نہ نعیم بن حماد کی اصل روایت نقل کی ہے۔ اور نہ اس کا سلسلہ اسناد ہی درج کیا ہے۔ اور نہ اسے "حدیث نبوی" ہی قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ان کی درج کردہ عبارت سے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ روایت امام مہدیؑ کے متعلق ہے کیونکہ روایت کے الفاظ میں صرف "مہدی" کا لفظ ہے۔ "امام مہدی" کا لفظ نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ محض مہدی کے نام والے کئی معروف اشخاص گذر چکے ہیں۔ اور جبتک اصل روایت معہ اسناد سامنے نہ ہو۔ اس کو حدیث خیر الانام قرار دینے کی جرأت مصری صاحب جیسے "اہل علم" ہی کو ہو سکتی ہے۔ پس قبل اس کے کہ ہم اس روایت کا جعلی اور وضعی ہونا ثابت کریں۔ مصری صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس روایت کو حدیث خیر الانام ثابت کریں۔ اور اس روایت کے اصل عربی الفاظ معہ اس کی سند کے نقل کریں۔ لیکن اگر مصری صاحب اس مطالبہ سے عہدہ برآ نہ ہوں۔ تو ان کے حاشیہ نشینوں کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ وہ من کذب علیّ متعمدًا فلیتبوأ مقعدہ من النار کے وعید کے مصداق بن چکے ہیں۔

مضحکہ خیز دلیل

مصری صاحب کو جب ہمارے مطالبہ سے عہدہ برآ ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو انہوں نے بجائے اس کے کہ اپنی خیانتوں کے الم نشرح ہو جانے پر نادم ہوتے۔ الٹا جماعت احمدیہ کو کوسنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ لکھا:۔ "اگر یہ احادیث موجود ہی نہیں تو پھر نواب صدیق حسن خان صاحب مؤلف حجج الکرامہ کو عالم الغیب تسلیم کرنا پڑیگا کہ انہوں نے اتنے سال قبل ایسے عظیم الشان غیب پر مشتمل ایسی بات لکھ دی جس نے وقوع میں آکر اپنا سچا ہونا ثابت کر دیا ہے۔"

(پیغام صلح ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

اس عبارت میں مصری صاحب نے اس روایت کے غیر جعلی ہونے کے ثبوت میں صرف ایک ہی دلیل دی ہے۔ اور وہ یہ کہ جو کچھ اس روایت میں لکھا ہے۔ وہ چونکہ پورا ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ روایت سچی ہے۔ ورنہ نواب صدیق حسن خان صاحب کو عالم الغیب ماننا پڑتا ہے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ روایت جماعت احمدیہ کے حالات پر عرض کرنے کی صورت میں صریح طور پر جھوٹی ثابت ہوتی ہے۔ تو مصری صاحب کی ساری دلیل باطل ہو جاتی ہے۔

مصری صاحب کے اس ادعائے باطل کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے کہ جو کچھ اس روایت میں لکھا ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود میں پورا ہو چکا ہے۔ ذرا حجج الکرامہ کی مندرجہ بالا اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں اس میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر ہے:۔

(۱) مہدی کی وفات پر جو شخص والی بنایا جائیگا وہ مہدی کے اہل بیت سے ہوگا۔

(۲) بقائے او قلیل است یعنی وہ والی بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہیگا۔

(۳) اس کے بالمقابل کھڑا ہونے والے اس کے اپنے اہل بیت ہی ہونگے اور وہ ان کے ہی ذریعہ قتل ہوگا۔

(۴) اس کا شر اس کے خیر سے زیادہ ہوگا۔

(۵) وہ لوگوں پر خشمگین رہیگا۔

(۶) اس کے ذریعہ تفرقہ پیدا ہوگا۔

پہلی علامت

یہ وہ چھ علامات ہیں جو اس روایت میں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ان میں سے ایک علامت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پیش آنے والے واقعات پر چسپاں نہیں ہو سکتی کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جو خلیفہ ہوا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت میں سے نہ تھا۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں سے نہ تھے۔ لیکن اس کے برعکس روایت متنازعہ میں یہ لکھا ہے کہ "مہدی بمیرد و مردم بعد از وے مرد سے را از اہل بیت او والی کنند" کہ مہدی فوت ہوگا تو لوگ اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص کو والی بنائینگے۔ اگر یہ روایت سچی اور درحقیقت جماعت احمدیہ کے متعلق ہوتی تو اس میں یہ درج ہونا چاہئے تھا۔ کہ مہدی کی وفات کے بعد ایک ایسا شخص خلیفہ بنایا جائیگا جو مہدی کے اہل بیت میں سے نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس اس روایت میں مہدی کے بعد ہونے والے والی کو اہل بیت مہدی میں سے قرار دیا گیا ہے۔ جو سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے ظاہر ہے کہ جس قدر علامات اس روایت میں بیان کی گئی ہیں وہ سب کی سب مہدی کے "خلیفہ اول" کی ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی علامت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں پائی نہیں جاتی۔ پس جہاں تک واقعات کا تعلق ہے یہ روایت جھوٹی اور جعلی ثابت ہوتی ہے۔

دوسری علامت

دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس والی کا زمانۂ خلافت بہت تھوڑا ہوگا۔ یہ وہ علامت ہے۔ جو موجودہ نزاع میں فیصلہ کن ہے۔ لیکن مصری صاحب نے اسے از راہِ خیانت حذف کر دیا ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ "بقائے او قلیل است"

مصری صاحب نے ان الفاظ کو کیوں حذف کیا؟ اسی لئے کہ ان کو بھی اس امر کا احساس تھا۔ کہ ان الفاظ کی وہ کوئی تاویل نہیں کر سکتے اور ان کا اطلاق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضور مارچ ۱۹۱۴ء میں خلیفہ ہوئے اور اب نومبر ۱۹۴۵ء تک گویا ۳۲ سال سے مسندِ خلافت پر متمکن ہیں۔ اور یہ زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ ماموریت کے برابر ہے۔ بلکہ اگر براہین احمدیہ کی اشاعت سے شمار کیا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ۲۸ سال ہوتا ہے۔ بہر حال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ۳۲ سالہ زمانۂ خلافت کو کوئی شخص "بقاء قلیل" نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشرف بالہام الٰہی ہونے کا زمانہ لیا جائے تو حضور کے الہام اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (۱۹۰۶ء) سے شمار کر کے قریب ۴۰ سال کا زمانہ ہوتا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ ماموریت سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر میں برکت دے اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔ پس اس روایت کی یہ اندرونی شہادت فیصلہ کن ہے۔ اور صاف طور پر ثابت کر رہی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس روایت کے قطعاً مصداق نہیں۔

تیسری علامت

تیسری علامت اس روایت میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس کا اپنا خاندان ہی اس کا مخالف ہوگا۔ اور انہی میں سے کسی کے ہاتھ سے وہ قتل ہوگا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ علامت بھی یہاں موجود نہیں۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مخالفت کرنے والے معاندین میں سے کوئی ایک بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہیں۔ بلکہ خاندان نبوت کے جملہ افراد و متعلقین حضور کے حقیقی جاں نثار ہیں۔ حتیٰ کہ اس خاندان میں سے جو چند افراد خلافت ثانیہ سے قبل احمدیت سے باہر تھے۔ حضور کے زمانۂ خلافت میں وہ بھی حضور کے حلقۂ غلامی میں داخل ہو گئے۔ مثلاً حضرت مرزا سلطان احمد مرحوم و مغفور مرزا گل محمد صاحب مرحوم وغیرہ۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو عبد القادر قرار دیا ہے۔ اس لئے مصری جیسے معاندوں کا باقی خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اندریں حالات مصری صاحب کا اس روایت کے متعلق یہ لکھنا کہ "یہ حرف بحرف پوری ہو چکی ہے" صریح غلط بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟

چوتھی علامت

چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا شر اس کے خیر سے زیادہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ یہ علامت بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں پائی نہیں جاتی۔ کیونکہ حضور کا مقدس وجود ہر ایک شر سے پاک ہے۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نُور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

پھر فرماتے ہیں :۔

"یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے"

(درثمین)

فرماتے ہیں۔ ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء الا اذا قدر تولید الصالحین۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو صرف اسی اولاد کی بشارت دیا کرتا ہے۔ جس کا صالح اور نیک ہونا مقدر ہو۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۶۱ حاشیہ) پس وحی الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور واقعات کی گواہی اور اس کے ساتھ ہم اپنے مشاہدہ کے خلاف مصری صاحب جیسے تیرہ باطن اور بددیانت دشمن کی بات کو کیونکر وقعت دے سکتے ہیں؟

پانچویں علامت

پانچویں علامت یہ ہے۔ کہ "وہ لوگوں پر خشمگیں رہیگا" یہ علامت بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں پائی نہیں جاتی۔ خود اللہ تعالیٰ کی شہادت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تائید میں موجود ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ "وہ دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) علاوہ ازیں ہم اپنے مشاہدہ اور تجربہ کے رو سے علیٰ وجہ البصیرت شہادت دیتے ہیں۔ کہ حضور کا سلوک اپنے خدام کے ساتھ ابتداء ہی سے بے حد رحیمانہ و مشفقانہ ہے۔ بلکہ حضور کی محبت اور شفقت اپنے خدام سے ماں اور باپ کی محبت و شفقت سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس کے بالمقابل مصری صاحب کا خود اپنا یا مستریوں جیسے دوسرے فتنہ پرداز منافقوں یا ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ "بائیکاٹ" کو بطور مثال پیش کرنا بے معنی ہے۔ کیونکہ اول تو یہ الزام بجائے خود قابلِ تحقیق ہے۔ دوسرے اگر فتنہ پردازوں کی سرکوبی کا نام "خشمگیں ہونا" رکھا جا سکتا ہے۔ تو پھر قرآن مجید کی بیان فرمودہ علامت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار کے لحاظ سے تو نعوذ باللہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی "خشمگین" ہونے کا الزام آئیگا۔ نیز خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثلاثۃ الذین خلفوا کے ساتھ مقاطعہ کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بعض فتنہ پرداز احمدی کہلانے والے اصحاب کو قادیان سے نکالنا بھی گویا مصری صاحب کے نزدیک قابلِ اعتراض ہوگا۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل ارشاد مدنظر رکھنا ضروری ہے :۔

"میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سُنی تھی۔ کہ وہ پنجوقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے۔ اور بعض ایسے تھے۔ کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا۔ کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے۔ کہ تا دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ اگرچہ شرعی طور پر ان پر کچھ ثابت نہ ہوا۔ لیکن اس کارروائی کے لئے اسی قدر کافی تھا۔ کہ شکی طور پر ان کی نسبت شکایت ہوئی۔۔۔۔۔۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانونِ قدرت چلا آیا ہے۔ جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی"۔ (اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء تبلیغ رسالت جلد ۷ ص۵۲)

قرآن مجید کی شہادت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (آل عمران ع۱۷) کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں پر مہربان ہے۔ ورنہ اگر تو سخت دل اور تند مزاج ہوتا۔ تو تمام مومن تیرے ارد گرد سے بھاگ جاتے۔ اس ارشادِ خداوندی سے ثابت ہوا۔ کہ مومنوں پر خشمگین ہونے والے انسان کی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس "آتش بجان" کے قریب کوئی بھی ٹھہرنے نہیں پاتا۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجودِ اقدس کی مقناطیسی کشش تو اکنافِ عالم سے اہل ایمان کو کھینچ کھینچ کر دارالامان لا رہی ہے۔ اور ابراہیمی طیور اس ابن ابراہیم ؑ کے چاروں طرف جمع ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ حضور کے زمانۂ خلافت میں قادیان کی حیرت انگیز ترقی اس پر شاہدِ ناطق ہے۔ پس قرآن مجید کی مندرجہ بالا شہادت مصری صاحب کے بیہودہ اعتراض کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک رہی ہے۔ اندریں حالات کوئی ازلی اندھا ہی ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خدام پر خشمگین رہا کرتے ہیں۔

چھٹی علامت

روایت متنازعہ کے مصداق کی چھٹی علامت یہ ہے۔ کہ وہ تفرقہ کا موجب ہوگا۔ سو یہ علامت بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں پائی نہیں جاتی۔ کیونکہ تفرقہ حضور کے کسی فعل سے نہیں ہوا۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک "ضروری اعلان" سے شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پوزیشن تو یہ تھی۔ کہ سلسلہ خلافت بدستور جاری رہے۔ یعنی جس طریق پر جماعت کا پہلے عمل تھا۔ اسی پر آئندہ بھی عمل رہے۔ یہاں تک کہ حضور تو مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بھی بیعت کرنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن اس کے بالمقابل مولوی محمد علی صاحب کا خیال یہ تھا۔ کہ جماعت کے سابقہ طریق کار سے علیحدگی اختیار کر کے سلسلہ خلافت کو منقطع کر دیا جائے۔ چنانچہ جماعت کے "اکثر حصہ" سے علیحدگی اختیار کر کے مولوی محمد علی صاحب نے لاہور جا کر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنالی۔ اندریں حالات کون انصاف پسند انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اختلاف کی ذمہ واری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ہے؟

مصادرہ علی المطلوب

مصری صاحب اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کہ تفرقہ کی ذمہ واری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں :۔

"اب اگر جناب میاں صاحب قسمیں کھا کھا کر بھی کہیں۔ کہ اس فتنہ میں ان کا دخل نہیں۔ جماعت میں افتراق پیدا کرنے میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ فیصلہ نبوی کے سامنے ان کی قسموں کی اب کوئی حقیقت نہیں ہو سکتی۔ فیصلۂ نبوی کیا ہے۔ خدا کا بتایا ہوا فیصلہ ہے۔ جس کا اعلان دنیا میں ایک امر کے وقوع سے ۱۳۰۰ برس قبل کیا جا چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ خدا اور رسول کے فیصلہ کے بعد اب جماعت احمدیہ میں یہ امر فیصلہ شدہ قرار پانا چاہیئے۔ کہ جماعت میں تفرقہ ڈلوانے کی ذمہ واری جناب میاں صاحب پر ہے۔ نہ کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب پر"۔ (پیغام صلح ۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء)

گویا مصری صاحب کے نزدیک اب اس بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں کہ فی الواقعہ افتراق کی ذمہ واری کس پر ہے؟ کیوں؟ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "فیصلہ" دے دیا ہے۔ لیکن جب مصری صاحب سے یہ پوچھا جاتا ہے۔ کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جس روایت کا آپ حوالہ دے رہے ہیں یہ وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے۔ جعلی روایت نہیں؟ تو مصری صاحب جھٹ پہلو بدل کر جواب دیتے ہیں :۔

"اگر یہ احادیث موجود ہی نہیں۔ تو پھر نواب صدیق حسن خاں صاحب مؤلف حجج الکرامہ کو عالم الغیب تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ انہوں نے اتنے سال قبل اتنے عظیم الشان غیب پر مشتمل الیسی بات لکھ دی۔ جس نے وقوع میں آکر اپنا سچا ہونا ثابت کر دیا"۔ (پیغام صلح ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

گویا جب ان سے روایتِ متنازعہ کے "حدیث خیر الانام" ہونے کا ثبوت مانگا جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ اس تحقیق کی ضرورت نہیں۔ چونکہ یہ پوری ہو چکی ہے اس لئے ثابت ہوا۔ کہ یہ حدیث نبوی ہے۔ لیکن جب یہ پوچھا جائے۔ کہ آپ کے اس دعویٰ کا ثبوت کیا ہے۔ کہ یہ روایت پوری ہو گئی ہے؟ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ اس کے پورا ہو جانے کا ثبوت مانگنے یا واقعات کی چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ حدیث نبوی ہے اس مضحکہ خیز طریق سے مصری صاحب "مصادرہ علی المطلوب" کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ نہ تو وہ اپنی پیش کردہ جعلی روایت کو "حدیث خیر الانام" ثابت کر سکتے ہیں۔ اور نہ واقعات کی شہادت سے یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ اختلاف کی ذمہ واری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ہے۔ بلکہ اس کے برعکس ہم نے مندرجہ بالا سطور میں واقعات اور شواہد کی روشنی میں ثابت کر دیا ہے۔ کہ روایت متنازعہ کی علامات ستہ میں سے ایک علامت بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں پائی نہیں جاتی۔ پس اس روایت کے وضعی ہونے کا سب سے زبردست ثبوت یہ ہے۔ کہ یہ پوری نہیں ہوئی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک قابل غور امر

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ روایت متنازعہ کی چھ علامات میں سے صرف آخری تین علامات کو مصری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی ہے ۔ یہ تین علامات تو مصری صاحب اور ہمارے درمیان متنازعہ فیہ ہو سکتی ہیں مگر پہلی تین علامات کے متعلق تو مصری صاحب کو بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں ہو سکی کہ ان میں سے ایک علامت بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں پائی جاتی ہے! مصری صاحب کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضرت خلیفہ ثانی خلیفہ مقرر ہوئے ۔ یا یہ کہ آپ کا زمانہ خلافت "قلیل" ہے ۔ یا یہ کہ حضور کے اہل بیت حضور کے دشمن ہیں ۔ پھر کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں ۔ پس وہ روایت جس کا پچاس فیصدی حصہ بدیا طن دشمن کے نزدیک بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا اس کی نسبت مصری صاحب کا یہ لکھنا کہ یہ روایت حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کے وجود میں "حرف بحرف" پوری ہو چکی ہے صریح کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی فوجوں میں خدمت کر چکا ہو۔
جنگی سروسوں کی اور قسمیں بھی ہیں ۔
جن کا پمفلٹ میں ذکر ہے۔
ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

تعزیت کی قرارداد یں

گزشتہ دنوں حاجی مستری محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور کے تین پوتوں کی وفات ہوئی ۔ چونکہ تینوں خدام الاحمدیہ کے رکن تھے ۔ اس لئے تمام مجالس خدام الاحمدیہ اس غم میں بچوں کے والدین کے ساتھ شریک ہیں ۔ اس تعزیت کے متعلق مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے تعزیت کی قراردادیں مرکز میں موصول ہو چکی ہیں:۔
نئی دہلی ۔ حلقہ پہاڑ گنج دہلی ۔ حلقہ وسط شہر دہلی ۔ شملہ ۔ انبالہ شہر ۔ قصور ۔ ناگپور (سی ۔ پی) لودھراں ضلع ملتان ۔ لکھنؤ ۔ محمود آباد (جہلم) مجلس محمود آباد ضلع جہلم نے ان بچوں کی یادگار کے طور پر لاہور کے کسی ایسے غیر احمدی کے نام جو سلسلہ سے دلچسپی رکھتا ہو ۔ ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے (خاکسار عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ۔ ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا ۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

معجون عنبری کمی

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے مقابلہ میں سینکڑوں نسخے بھی زدویات اور کشتہ بیکار ہیں ۔ اس سے بھوک بڑھ لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں ۔ اسقدر تقویت دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں ۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے ۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے ۔ ایک شیشی سیروں خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی ۔ اس سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی ۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کر دے گی ۔ قیمت درجہ نمبری ہے فی شیشی چار روپے للعہ ۔ پتہ
مولوی حکیم ثابت علی (منیجر) محمود نگر ۵ لکھنؤ

جنگی سروس والے امیدواروں کیلئے آسامیاں

مندرجہ ذیل اعلان فوجی اخبار ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا ہے ۔ جو احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے ۔

مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے ماتحت انڈین سول سروس (جس میں انڈین پولیٹیکل سروس بھی شامل ہے) انڈین پولیس اور سپیریر (اعلیٰ) سروسوں میں جنگ کے زمانہ میں ریزرو کی ہوئی خالی جگہوں پر جنگی امیدواروں کی بھرتی کے واسطے انتظام ہو رہے ہیں ۔

درخواست دینے والے لوگ فوجوں میں ہیں ۔ وہ یونٹ کے ایڈجوٹنٹ افسروں سے اور دوسرے لوگ فیڈرل پبلک سروس کمیشن شملہ سے ان پمفلٹوں کی کاپیاں حاصل کر سکتے ہیں ۔ جن میں ان تقرروں کے متعلق تمام تفصیل اور بھرتی کے قاعدے لکھے ہوئے ہیں ۔ ایک پمفلٹ میں انڈین سول سروس اور انڈین پولیس کے متعلق لکھا ہے ۔ دوسرے میں مرکزی ملازمتوں کے متعلق لکھا ہے اور ہر صوبائی حکومت کے ماتحت سروسوں کے واسطے ایک پمفلٹ ہے ۔

مقررہ فارموں پر درخواستیں سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن شملہ کو ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو یا اس سے پہلے پہنچ جائیں یا اس تاریخ سے پہلے ۶ مہینے کے اندر اندر پہنچ جائیں جس تاریخ کو امیدوار مقرر کی ہوئی کم سے کم عمر کو پہنچ جائیں ۔

ضروری شرطیں مختصر طور پر یہ ہیں:۔
عمر ۔ امیدوار ۲۱ سال کا ہو چکا ہو (انڈین پولیس کے معاملہ میں ۱۹ سال) اور تیس سال سے کم ہو ۔ (انڈین پولیس کے معاملہ میں ۲۸ سال سے کم ہو) ۲۵ سال سے زیادہ عمر کے امیدوار (انڈین پولیس کے معاملہ میں ۲۳ سال سے زیادہ) کے لئے ضروری ہے کہ چوبیس سال کی عمر کے بعد کا عرصہ انہوں نے جنگی خدمات میں گزارا ہو ۔

زیادہ عمر کے امیدوار چند ٹیکنیکل جگہوں کیلئے درخواستیں کر سکتے ہیں ۔ انڈین سول سروس (جس میں انڈین پولیٹیکل سروس بھی شامل ہے) اور انڈین پولیس کے معاملہ میں صرف وہ لوگ درخواستیں دے سکتے ہیں جو ۱۵ اگست ۱۹۴۵ء کو عمر کی پابندیوں کی حد میں ہیں ۔

تعلیم:۔ تمام سروسوں کے لئے کم سے کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ یا اس کے برابر کا امتحان پاس ہو ۔ انڈین سول سروس اور چند دوسری سروسوں کے لئے اس تعلیمی قابلیت کے علاوہ یہ ثبوت بھی دینا پڑے گا ، کہ امیدوار اگر جنگی سروس نہ کرتا تو ضرور گریجوایٹ ہو جاتا ۔ ٹیکنیکل سروسوں کے لئے مختلف ٹیکنیکل قابلیتوں کا ہونا لازمی ہے جس کا ذکر پمفلٹوں میں موجود ہے ۔

جنگی سروس سے یہ مراد ہے ۔ کہ وہ بادشاہ سلامت

سرمہ اکسیر بصیر

پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے ۔ اس کا متواتر استعمال بڑھاپے میں نظر کو قائم رکھتا اور عینکیات سے بے نیاز کر دیتا ہے

قیمت فی تولہ 2/8/-

حمیدیہ فارمیسی قادیان

307

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چو دورِ خسروی آغاز کردند — مسلماں را مسلماں باز کردند (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

دورِ خسروی

جلد اول

احمدیت کی منظوم تاریخ — مبالغہ اور شاعرانہ تعلیات سے بالکل پاک

حجۃ اللہ علی الارض

جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت اقدس میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ کے

حالات زندگی ۔ معجزات اور نشانات پرکیف پیرائے میں — !

جنہیں شاعر احمدیت جناب ثاقب زیروی نے نہایت مؤثر اور دلآویز پیرائے میں نظم کیا ہے جسے کاغذ کی کمیابی ۔ اور کتابت و طباعت کی گرانی کے باوجود مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے منظر عام پر لانے کا اہتمام کیا ہے ۔ محض آپ کے روحانی تقاضوں کو پورا ۔ اور ادبی تشنہ کامی کو دور کرنے کے لئے

سلسلہ کی بعض اہل علم ہستیوں کی طرف سے نہایت حوصلہ افزا خیالات کا اظہار ہوا ہے ۔ چنانچہ

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے فرماتے ہیں :- خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کو دو عناصر کے خمیر سے ظاہر فرمایا ہے ۔ ایک عقل و خرد کا ۔ اور دوسرے جذبات و احساسات کا ۔ مؤخر الذکر عنصر سے اپیل کرنے کے لئے منظوم کلام اپنے اندر مخصوص اثر رکھتا ہے ۔ ثاقب صاحب زیروی نے جو سلسلہ کے ایک مخلص اور باہمت نوجوان ہیں ۔ جو مجموعہ "دورِ خسروی" کے نام سے تیار کیا ہے ۔ وہ بھی اسی نوع کی ایک مؤثر اپیل ہے ۔ جو تبلیغ و تربیت دونوں میدانوں میں یکساں کامیابی کے ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں ۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا نمایاں پہلو ۔ اور سوانح کے جستہ جستہ واقعات مکمل صورت میں منظوم ہو جائیں ۔ تو یقیناً ایک عمدہ خدمت ہوگی ۔ احباب کو اس کتاب کی اشاعت میں جسے خدام الاحمدیہ مرکزیہ اچھے معیار پر چھپوانے کا انتظام کر رہی ہے ۔ گرم جوشی کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے ۔

مکرم حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں :- ثاقب صاحب زیروی کے اشعار بھی شہاب ثاقب کی طرح ہوتے ہیں ۔ نہایت زوردار ۔ پرجوش ۔ اور باطل شکن ۔ اوپر سے ان کے پڑھنے کا طریق سونے پر سہاگہ ۔ کہ جس مجلس میں پڑھتے ہیں ۔ اس پر چھا جاتے ہیں ۔ سلسلہ کے لئے وہ اکثر کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں ۔ اور خوب کہتے ہیں "دورِ خسروی" کے نام سے جو واقعات انہوں نے نظم کئے ہیں ۔ وہ بچوں اور نوجوانوں کے لئے بہت مفید ہیں ۔ دنیا نے حسن و عشق مجازی کے لئے بہت کچھ کہا ۔ اور بہت کچھ سنا ۔ اب ہمارے سلسلے کے ان جیسے نوجوان حسن حقیقی اور عشق حقیقی کا رنگ دنیا کو سنانا اور دکھانا چاہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کے اشعار کو مخلوقات کی ہدایت کا موجب بنائے ۔ آمین

حضرت حافظ میرزا ناصر احمد صاحب بی ۔ اے آکسن، پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے "دورِ خسروی" جناب ثاقب زیروی کا تیسرا مجموعہ ہے ۔ جس کے شائع کرنے کا مجلس خدام الاحمدیہ نے اہتمام کیا ہے ۔ ثاقب صاحب اب احمدی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں ۔ انہوں نے ملازمت کی انتہائی مصروفیات کے باوجود سلسلے کی تاریخ کو نظم کرنے کا بیڑا اٹھایا ۔ اور الحمد للہ کہ وہ اس میں کامیاب ہوئے ہمارے نوجوان شاعر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات کو جس پرکیف انداز میں لکھا ہے ۔ وہ لائق صد تحسین و آفریں ہے ۔ ہر شعر ان کی قلبی کیفیات اور سلسلے سے عشق کا آئینہ دار ہے ۔ مجھے اس مجموعے میں سب سے زیادہ پسند "قادیان دارالامان" کے عنوان سے وہ نغمہ ہے ۔ جو ان کی دارالامان سے محبت کا حقیقی شاہد اور ثبوت ہے ۔ خدا ہمارے شاعر کو اس سے بہت زیادہ احمدیت کی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور ان کے کلام کو روحانیت اور حقیقی عشق سے آراستہ کرے ۔ آمین

حضرت مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ و مبلغ بلاد عربیہ کے سلسلہ احمدیہ کے بلند ہمت اور نوجوان شاعر جناب ثاقب زیروی نے تاریخ سلسلہ کو دُرِّ منظوم کی صورت میں پیش کیا ہے مجھے "دورِ خسروی" کے بیشتر ابیات پڑھنے کا موقع ملا ہے ۔ ایمان امید ۔ بلند حوصلگی اور زریں مستقبل کا ست انداز مرتفع ہے ۔ جذبات کی رعنائی اور سلاست بے حد دلکش ہے ۔ تاریخی واقعات کو شعروں میں بیان کرنا بہت مشکل کام ہے مگر "دورِ خسروی" شاہد ہے کہ شاعر احمدیت ثاقب صاحب اس میں پورے طور پر کامیاب ہیں ۔ جب جناب ثاقب صاحب خود اپنے کلام کو سناتے ہیں ۔ تو کیف و وجد کا عجیب سماں ہوتا ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ثاقب صاحب کو اپنے فضل عمیم سے نوازے اور خدمات دینیہ کی بیش از پیش توفیق بخشے ۔ آمین ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور جاذب نظر — قیمت کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا

کتاب بعض مجبوریوں کی بنا پر بہت کم تعداد میں چھپوائی جا رہی ہے

لہذا

آج ہی دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام اپنا آرڈر بھیج کر ایک جلد ریزرو کرا لیں — !

(نوٹ) آپ کا آرڈر دیر سے پہنچنے کی صورت میں ہم تعمیل سے قاصر ہوں گے ۔

خاکسار :- **عباس احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان دارالامان**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بٹاویہ ۲۶ نومبر۔ جاوا میں کئی جگہ بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اخبار ٹائیمز نے لکھا ہے۔ کہ ڈچ گورنمنٹ نے جو تجویزیں پیش کی ہیں۔ وہ بہت مناسب ہیں۔ برطانیہ کو جاوا کے لوگوں سے ہمدردی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جو لوگ بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ ان کو نہ روکا جائے۔

واشنگٹن ۲۶ نومبر۔ خبر ملی ہے۔ کہ گورنمنٹ امریکہ نے روسی گورنمنٹ کو ایک چٹھی بھیجی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ایران کے صوبہ آذربائیجان کے متعلق پوری اور صحیح خبریں بتائی جائیں۔ صوبہ آذربائیجان کے لوگوں نے اپنے صوبہ کی خود مختاری کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر یہ بھی کہا ہے۔ کہ یہ صوبہ ایران سے وابستہ رہے گا۔

یروشلم ۲۶ نومبر۔ بدامنی کی وجہ سے تل ابیب میں کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔

چنکنگ ۲۶ نومبر۔ منچوریا میں ۱۲۰ میل تک چینی حکومت کے دستے بڑھ چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ آج انڈین نیشنل آرمی کے مقدمہ کی کارروائی پھر شروع ہوئی۔ محمد حیات جمعدار نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ مجھے جاپانیوں نے اس وقت قیدی بنایا۔ جب سنگاپور پر ان کا پوری طرح قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد ان مظالم کی تفصیل بیان کی۔ جو جاپانیوں نے اس پر کئے۔

کراچی ۲۶ نومبر۔ یہاں کی ہوائی چھاؤنی سے سپاہیوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعے لانے اور لیجانے کا بہت بڑا کام ہو رہا ہے۔ اس وقت تک آٹھ ہزار ہندوستانی سپاہی مشرق وسطی سے ہوائی جہازوں کے ذریعے کراچی لائے گئے۔ اور بارہ ہزار برطانوی سپاہیوں کو انگلستان پہنچایا گیا ہے۔

پونا ۲۶ نومبر۔ کوشلے مارکیٹ میں کانگرس اور ہندو مہاسبھا کے ہمدردوں میں تصادم ہو گیا۔ جس سے دونوں پارٹیوں کے کچھ آدمی مجروح ہوئے۔ جھگڑا ہندو مہاسبھا کا جھنڈا لہرانے کے سلسلہ میں شروع ہوا۔

دہلی ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آزاد ہند فوج کے مقدمہ میں گواہی دینے کے لئے جو جاپانی گواہ منگائے گئے ہیں۔ انہیں قلعہ کے اندر پھرنے اور پرانی تعمیرات دیکھنے کی اجازت نہیں۔

ٹوکیو ۲۶ نومبر۔ امریکی فوجی انجینئروں نے جاپانی یونیورسٹیوں پر چھاپہ مارا۔ اور عملی طور پر اس تمام سامان کو تباہ کر دیا۔ جس کے سابقہ جاپان ایٹم بم کی ریسرچ کر سکتا تھا۔ امریکنوں نے لوہے کے ہتھوڑوں سے تمام آلے توڑ دیئے۔

باغبانپورہ ۲۴ نومبر کو مجلس احرار نے باغبانپورہ میں جلسہ کیا۔ جلسہ میں گڑبڑ ہو گئی۔ عوام نے جلسہ گاہ پر قبضہ کر لیا۔ پولیس کی چھ لاریاں موقع پر پہنچ گئیں۔ احراریوں نے معافی مانگی۔ لیکن مسلمانوں نے جلسہ نہ کرنے دیا۔ اس سٹیج پر مسلم لیگ کا جلسہ ہوا۔

گورداسپور ۲۴ نومبر پولنگ پر مرکزی اسمبلی کی نشست کے متعلق کل ۱۶۵ ووٹ بھگتے۔ تمام ووٹ مولوی ظفر علی خاں کے حق میں ڈالے گئے۔ بٹالہ کے پولنگ پر تقریباً ۲۵۷ ووٹ ڈالے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۳۴ ووٹ مولوی ظفر علی خاں کے حق میں ڈالے گئے۔ صرف پچیس ووٹ خاکسار امیدوار مسٹر کے۔ ایل گابا کو مل سکے۔ (زمیندار)

پشاور ۲۴ نومبر کو مسٹر محمد علی جناح بذریعہ کار علاقہ آزاد میں تشریف لے گئے۔ جب آپ کی موٹر کار درہ خیبر میں پہنچی۔ تو علاقہ آزاد کے دس ہزار مہمندوں۔ شنواریوں۔ افریدیوں داور خیلیوں اور غلزئیوں نے آپ کا شاہانہ استقبال کیا۔ اور ایک سالم چار ہزار رائفلوں کی نالیاں آسمان کی طرف کر کے گولیاں چلا کر آپ کو سلامی دی۔

واشنگٹن ۲۶ نومبر۔ مشرق بعید سے متعلق مشاورتی کمشن نے اعلان کیا۔ کہ اس کے ارکان اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل ڈوگلس میکارتھر سے مشورہ کرنے کے لئے مستقبل قریب میں عازم جاپان ہونے والے ہیں۔ کمیشن موقع پر پہنچ کر تمام حالات کا معائنہ کرنا چاہتا ہے۔ اطلاع ملی ہے۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر نے کمشن کی رائے سے اتفاق ظاہر کیا۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھا نے پنجاب یونیورسٹی کے عہدہ رجسٹرار سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ کنچن پارا کے اس علاقہ میں جہاں بارود کو جمع کر کے اسے ضائع کر دیا جاتا ہے کل لرزہ خیز دھماکا ہوا۔ امریکن فوج کے چھ جوان اور باون سویلین ملازم ہلاک ہو گئے۔ پانچ اور امریکن مجروح ہوئے۔ انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ہنگری کے سابق وزیر اعظم بیلا امردی کو یہ حکم سنا دیا گیا ہے۔ کہ اسے پھانسی کے تختہ پر چڑھا کر سزائے موت دے دی جائے۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے بروز جمعہ اپنے اجلاس میں ڈاکٹر ایل۔ سی جین کو ڈین آف انسٹرکشن مقرر کر دیا ہے۔ اس تقرر سے یونیورسٹی کے تمام تعلیمی اور انتظامی محکمے ہندوؤں کے زیر اقتدار آگئے ہیں۔ اب یہ معاملہ سینٹ میں پیش ہوگا۔

پیرس ۲۴ نومبر۔ جنرل ڈیگال نے فرانس کی مجلس دستور ساز میں تقریر کی۔ جس میں آپ نے نئی حکومت کے پروگرام کی وضاحت کی۔ تقریر کے بعد جنرل ڈیگال کی نئی حکومت کے بارے میں قرارداد اعتماد منظور کی گئی۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ حکومت امریکہ کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا۔ کہ جنرل میکارتھر کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ جو مقدمات سابق وزیر اعظم جاپان جنرل ٹوجو اور دیگر جاپانی حکام پر چلائے جانے والے ہیں۔ ان میں تاخیر کر دی جائے۔ یہ تاخیر مقدمات کے داخلی پہلوؤں کے باعث ہے۔

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ آج وائسرائے ہند نے فتح کی خوشی کی نمائش شروع کی۔ اور اس موقعہ پر فرمایا۔ یہ نمائش جہاں جہاں گئی ہے۔ وہاں اسے شاندار کامیابی ہوئی ہے۔

پشاور ۲۶ نومبر۔ کل مسٹر جناح پشاور کے اسلامیہ کالج میں گئے۔ جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وہاں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ مسلم لیگ اب اس درجہ پر پہنچ چکی ہے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے کچل نہیں سکتی۔ اس نے مسلمانوں کو سیاسی طور پر ہی بیدار نہیں کیا۔ بلکہ تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے بھی منظم کیا ہے۔ نیز مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ان کی آواز اب ساری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلے میں یونینسٹ پارٹی کو یونینسٹ ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کے لئے صوبہ بھر کے مختلف اصحاب کی طرف سے ۵ سو سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اب تک مختلف حلقوں کے لئے ۲۲ مسلم امیدواروں کو نامزد کیا جا چکا ہے۔ ہندو سکھ اور پسماندہ اقوام کے بہت سے امیدواروں کو بھی نامزد کیا جا چکا ہے۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ آئندہ انتخاب میں خاکسار ٹکٹ پر کھڑے ہوں گے۔ یونینسٹ پارٹی بھی ان کی حمایت کرے گی۔

طہران ۲۶ نومبر۔ ایران کی ہوائی وزارت نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ طہران کی محافظ فوجوں کو کمک پہنچانے کے پیش نظر اصفہان سے ایک پیدل فوج اور ایک توپ خانہ طہران بھیج دیا جائے۔ کیونکہ طہران میں فسادات شروع ہونے کا خطرہ ہے۔

شمالی ایران میں لڑائی قریباً بند ہو چکی ہے۔ صرف شہر میں لڑائی جاری ہے۔ جہاں چند اطلاعات کے مطابق ایرانی افسروں کی ایک کافی تعداد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ طہران میں مقیم آذربائیجان کے باشندوں کی کونسل نے (جو دو لاکھ اشخاص کی نمائندگی کا دعویٰ رکھتی ہے) شاہ ایران پارلیمنٹ اور حکومت کو ایک مینی فیسٹو بھیجا ہے۔ جس میں یہ الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ آذربائیجان کی گڑبڑ کے لئے غیر ملکی عناصر ذمہ وار ہیں۔ مینی فیسٹو میں حکومت کو تلقین کی گئی ہے۔ کہ غیر ملکی نامہ نگاروں کو آذربائیجان جانے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ وہ حالات کا خود جائزہ لیں۔

ماسکو ۲۶ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس کا آذربائیجان کے جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ برطانیہ نے حکومت ٹرکی کو لکھا ہے۔ کہ درہ دانیال کے پہلے سمجھوتہ میں تبدیلی کرنے کے لئے کوئی کانفرنس ہوئی۔ تو برطانیہ خوشی سے اس میں شریک ہوگا۔ روس کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ درہ دانیال پر صرف ترکوں کا قبضہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس سے گزرنے کا سب کو حق ہونا چاہیئے۔

امرتسر ۲۶ نومبر۔ گندم -/۳/۹ روپے اعلیٰ -/۵/۹ مونگ پھلی -/-/۱۰ روپے۔ تل سفید ۱۲/۲۱ روپے۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ جو ہنگامہ ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں احراریوں نے کیا تھا۔ اور مسٹر بی۔ ایس کے فضل نے ۱۹ احراریوں کو نو نو ماہ قید بامشقت کی سزا دی تھی۔ ان کی اپیل کی سیشن کورٹ میں تاریخ ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء مقرر ہوئی ہے۔